سوال

(497)ایک طلاق دینے کے بعد دوسری دو طلاقیں اکٹھی دینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا عزیز عرصہ ۲۰ سال سے بیرون ملک مقیم ہے اور ہر دوسرے سال وہ پاکستان آتا تھا۔ مگر پچھلے دو تین سال سے میاں بیوی میں کچھ شکوک وشبہات پیدا ہوگئے۔ مرد کو عورت پر شک تھا کہ عورت نے کسی دوسرے سے ناجائز تعلقات قائم کیے ہیں جب وہ تقریباً دو سال پہلے پاکستان آیا تو اس نے عورت کو وارننگ دی کہ تم ٹھیک ہوجاؤ۔ کیونکہ ہمارے بچے جوان ہورہے ہیں۔ ان کے بچوں کی تعداد پانچ ہے۔ اور عمریں بالترتیب ۷، ۱۰، ۱۴، ۱۶، ۱۸ سال ہیں مگروہ بضد رہی۔ لہٰذا اس نے تقریباً ۹ ماہ قبل اسے ایک عدد طلاق بذریعہ تحریری خط ارسال کی لیکن وہ ۹ ماہ سے پھر بھی کوشش کرتا رہا کہ اسے سمجھ آجائے اور اس واسطے اس نے لڑکی کے والدین اور بھائیوں سے بھی رابطہ رکھا کہ اسے سمجھایا جائے۔ لیکن وہ عورت نہیں مانی۔ پھر اس نے ۹ ماہ بعد اس عورت کو دو عدد اکٹھی طلاق بذریعہ تحریری خط ارسال کردی ہیں۔ اگر پھر بھی مرد اس کو رکھنا چاہے تو کیا کرے۔ اس مرد نے جو طلاقیں بھیجی ہیں ان کی اسلام میں کیا حیثیت ہے۔ اگر میاں بیوی رجوع یا تجدید نکاح سے پھر ایک ہوسکتے ہیں۔ تو کیا کیا جائے۔ کیا مرد کے اس عمل سے تمام طلاقیں ہوگئی ہیں۔ دوسری طلاق کو بھیجے تقریباً ایک ماہ گزرچکا ہے۔ مہربانی فرماکر قرآن وحدیث کی روشنی میں آگاہ کیا جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نوماہ قبل دی ہوئی ایک عدد طلاق واقع ہوچکی ہے اس طلاق کے نوماہ بعد اکٹھی دی ہوئی دو طلاقیں اگر عدت کے اندر بغیر رجوع کیے دی گئی ہیں تو اہل علم کے دو قول ہیں ایک قول یہ ہے کہ ایک طلاق واقع ہوگئی ہے تو یہ دوسری طلاق ہوگی کیونکہ ایک پہلے واقع ہوچکی ہے دوسرا قول یہ ہے کہ یہ دونوں طلاقیں کالعدم ہیں کیونکہ اس قول میں عدت کے اندر رجوع کیے بغیر طلاق واقع نہیں ہوتی تو اس قول کے مطابق نوماہ قبل دی ہوئی ایک ہی طلاق ہے اس لیے دونوں قولوں کے مطابق خاوند اکٹھی دو طلاقیں دینے کے وقت سے لے کر عدت کے اندر گواہوں کے روبرو رجوع کرسکتا ہے اور عدت گذرجانے کے بعد تجدید نکاح کرسکتا ہے۔ اور اگر اکٹھی دو طلاق دینے کے وقت نوماہ قبل دی ہوئی طلاق کی عدت ختم ہوچکی تھی تو یہ دونوں اکٹھی دی ہوئی طلاقیں کالعدم ہیں ان کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ پہلی طلاق کی عدت ختم ہونے پر نکاح ٹوٹ چکا تھا اور نکاح ٹوٹ جانے کے بعد یا نکاح منعقد ہونے سے قبل طلاق کا شرعاً کوئی اعتبار نہیں تو اس صورت میں طلاق صرف ایک واقع ہوئی ہے عدت چونکہ ختم ہوچکی ہے اس لیے اب خاوند تجدید نکاح کرسکتا ہے واللہ اعلم تمام احباب واخوان کی خدمت میں ہدیہ سلام پیش فرمادیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام ومسائل

طلاق کے مسائل ج1ص342

محدث فتویٰ